Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون: ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۷/۴۲ | بدھ ۸ ذوالحجہ ۱۴۱۲ھ - ۱۰ احسان ۱۳۷۱ ہش - ۱۰ جون ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۳۴

خصوصی درخواستِ دعا

محترمہ سیّدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کو آنکھوں کی تکلیف ہے۔ علاج معالجہ ہو رہا ہے۔ اب ۱۷ جون ۹۲ء کو ایک ماہر ڈاکٹر نے آنکھ میں پتلی لگانے کا وقت دیا ہے اس غرض کے لئے محترمہ سیّدہ موصوفہ نے حیدر آباد جانا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ پتلی لگانے کا کام کامیاب فرمائے اور بینائی پوری طرح بحال ہو جائے۔

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اصل بات یہ ہے کہ جب تک انسان کسی بات کو خالی الذہن ہو کر نہیں سوچتا اور تمام پہلوؤں پر توجہ نہیں کرتا اور غور سے نہیں سنتا۔ اس وقت تک پرانے خیالات نہیں چھوڑ سکتا۔ اس لئے جب آدمی کسی نئی بات کو سنے تو اسے یہ نہیں چاہیئے کہ سنتے ہی اس کی مخالفت کے لئے تیار ہو جاوے بلکہ اس کا فرض ہے کہ اس کے سارے پہلوؤں پر پورا فکر کرے اور انصاف اور دیانت اور سب سے بڑھ کر خدا تعالےٰ کے خوف کو مدنظر رکھ کر تنہائی میں اس پر سوچے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱-۲)

"خدا تعالےٰ کی عطا کردہ نعمتوں کی تحدیث کرنی چاہیئے۔ اس سے خدا تعالیٰ کی محبّت بڑھتی ہے اور اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کے لئے ایک جوش پیدا ہوتا ہے۔ تحدیث کے یہی معنے نہیں ہیں کہ انسان صرف زبان سے ذکر کرتا رہے بلکہ جسم پر بھی اس کا اثر ہونا چاہیئے۔ مثلاً ایک شخص کو اللہ تعالےٰ نے توفیق دی ہے کہ وہ عمدہ کپڑے پہن سکتا ہے لیکن وہ ہمیشہ میلے کچیلے کپڑے پہنتا ہے اس خیال سے کہ وہ واجب الرحم سمجھا جاوے یا اس کی آسودہ حالی کا حال کسی پر ظاہر نہ ہو ایسا شخص گناہ کرتا ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم کو چھپانا چاہتا ہے اور نفاق سے کام لیتا ہے۔ دھوکہ دیتا ہے اور مغالطہ میں ڈالنا چاہتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۳)

نماز عید کا وقت

احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بیت الاقصیٰ ربوہ میں نماز عید ۱۲۔ جون ۱۹۹۲ء بروز جمعۃ المبارک صبح سات بجے ہوگی۔

(نائب ناظر اصلاح وارشاد)

سانحۂ ارتحال

○ مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ اوّل محترم مولانا محمد منور صاحب ۶۔ جون ۱۹۹۲ء کو دن کے پونے بارہ بجے وفات پا گئیں۔ ان کی عمر ۶۸ سال تھی۔ آپ محترم مبارک احمد طاہر صاحب ایڈیشنل سیکرٹری نصرت جہاں کی والدہ محترمہ تھیں۔ اگلے روز بیت المبارک میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے دعا کرائی۔ موصوفہ ۱/۵ حصّہ کی موصیہ تھیں۔ سالہا سال محلہ فیکٹری ایریا نمبر ۲ (حلقہ بیت السلام) کی صدر رہیں۔ موصوفہ کی ایک خاص بات یہ تھی کہ آپ جب اپنے خاوند کے ہمراہ کینیا تشریف لے گئیں تو آپ نے کینیا کی خواتین کو اپنے ہاتھ سے برقعے سی کر دیئے اور برقعہ کے ذریعہ پردہ کا رواج رائج کروایا۔ احباب سے موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب آف پنڈی بھٹیاں کی بڑی صاحبزادی محترمہ امیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نور احمد قریشی صاحب کراچی میں فالج سے بیمار ہیں۔ احباب سے صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ہمیشہ دیکھتے رہو کہ کوئی بھائی ضروریات زندگی سے محروم تو نہیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) اللہ تعالےٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

"میرے نزدیک ہر محلہ کے عہدہ داروں کا یہ کام ہے کہ وہ اپنے اپنے محلہ کے لوگوں کی نگرانی رکھیں اور دیکھیں کہ کوئی بھوکا تو نہیں۔ مثلاً ہو سکتا ہے کوئی بیوہ ہو جس کے کھانے کا کوئی انتظام نہ ہو کوئی مسکین ہو جو بے سامان ہو۔ پس جب کسی ایسی بیوہ یا مسکین کا انہیں علم ہو۔ جس کا بوجھ سلسلہ نہیں اٹھا رہا۔ تو ان کا فرض ہے کہ وہ محلہ کے لوگوں کے کھانوں میں سے اسے کھانا مہیا کریں۔ کیونکہ محلے میں کسی ایک شخص کا بھوکا رہنا بھی محلے والوں کی ناک کاٹ دیتا ہے پس محلے والوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے محلوں کے بھوکوں کا انتظام کریں اور کوشش کریں کہ کسی محلے کا کوئی فرد رات کو بھوکا نہ سوئے اور اگر انہیں کسی بھوکے شخص کا علم ہو تو محلے والوں کا فرض ہے کہ وہ کھانا جمع کر کے اسے دیں اور چاہے آپ بھوکا رہنا پڑے۔ اسے کھلائیں کیونکہ اگر کھانا نہ ہو تو وہ زیادہ تکلیف دیا کرتا ہے لیکن اگر کھانا تو ہو مگر کسی غریب کو دے دیا جائے اور خود بھوکا رہا جائے تو اس سے کم تکلیف محسوس ہوتی ہے جس کے پاس کھانے کے لئے کوئی سامان نہ ہو اسے دو تکلیفیں ہوتی ہیں۔ کھانا نہ ہونے کی بھی اور رات بے چارگی کی بھی اور جس کے پاس ہو تو سہی مگر وہ کھائے نہیں اسے اتنی تسلی ضرور ہوتی ہے کہ میرے گھر میں سامان سب موجود ہے۔ جب چاہوں گا کھالوں گا جیسے روزوں کے دنوں

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۰ ۔ احسان ۱۳۷۱ ہش ۔ ۱۰ ۔ جون ۱۹۹۲ء

عرفان کیا ہے

عرفان کا لفظ تو کچھ ذرا بڑا سا ہے ۔ یوں لگتا ہے جیسے یہ کوئی ایسی اصطلاح ہے جسے سمجھنا شائد کچھ آسان نہ ہو لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر اس کی ماہیت سے واقفیت ہو تو یہ لفظ بالکل ایک عام سا لفظ ہے جس کا تعلق ہر انسان سے ہے ۔ یا یوں کہئے کہ جس کا ایک سِرا ہر انسان کے ساتھ بندھا ہُوا ہے ۔ اور وہ یہ ہے کہ اس کے معنے ہیں جان لینا ۔ البتہ جان لینا ہیں جس ہستی کے متعلق جاننے کا سوال ہے ۔ اس کی ہر کنہہ کو سمجھ لینا ۔ صرف اور صرف جب ہم کسی چیز کو اچھی طرح جان لیتے ہیں تو پھر سمجھ سکتے ہیں کہ وہ ہے کیا ۔ اس کا دوسروں سے کیا تعلق ہے ۔ وہ کیسے کام کرتی ہے اور کیا کام کرتی ہے ۔ اور اس سے کام کس طرح لیا جا سکتا ہے ۔ اور اس طرح کام نہ لیا جائے تو نقصان اٹھانا پڑتا ہے ۔

اور یہ لفظ عام طور پر اللہ تعالیٰ کو پوری طرح جان لینے سے تعلق رکھتا ہے ۔ یہ بات تو بالکل درست ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو اس طرح کبھی بھی نہیں جان سکتا کہ اس کی ہر کنہہ کا اسے پتہ چل جائے ۔ لیکن اس سلسلہ میں ہم یہ کہیں گے ۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ کو اپنی استعداد اور اپنی استطاعت کے مطابق پوری طرح جاننے کی کوشش کرے تو اسے اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل ہو گیا ہے ۔ چونکہ ہر شخص کی استعداد اور اسکی استطاعت ہر دوسرے شخص سے مختلف ہے ۔ کسی کی کم کسی کی زیادہ ۔ اس لئے عرفان کی کیفیت بھی ہر شخص کی علیحدہ علیحدہ ہوگی ۔ اور ہر شخص کے عرفان کا معیار الگ الگ ہوگا ۔

اللہ تعالیٰ کے عرفان کے حصول میں ایک بات جو نہایت ضروری ہے وہ یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو اس کے سامنے لاشئے سمجھے ۔ اپنی ذات کی نفی کر کے ہی انسان اللہ تعالیٰ کی ذات کا عرفان حاصل کر سکتا ہے ۔ یہ نہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ کو بھی بڑا سمجھے اور اپنے آپ کو بھی بڑا سمجھے ۔ اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا ذکر کرے اور اپنے عجز کا ۔ اگر وہ ایسا کرے تو کہہ سکتے ہیں کہ اسے اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل ہے ۔

بظاہر تو جو کچھ بھی دنیا میں ہوتا ہے اس میں کسی نہ کسی طرح انسان کا ہاتھ ضرور ہوتا ہے ۔ اور انسان کے علاوہ مخلوق میں سے دیگر اشیاء کا ۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا عرفان یہ تقاضا کرتا ہے کہ انسان اپنا ذکر کرنے سے پہلے خدا کا ذکر کرے ۔ انسان کا ہاتھ تو نظر آ گیا لیکن جس ذات نے اس ہاتھ کو استطاعت عطا فرمائی ہے وہ تو نظروں سے اوجھل ہے ۔ اور اس نظروں سے اوجھل ہستی کا ذکر کرنے سے یہ بات سمجھ آ سکتی ہے کہ انسان کو عرفان حاصل ہے ۔ خدا طاقت نہ دے تو انسان کیا کر سکتا ہے ۔ اور وہ طاقت دے تو کیا ہے جو انسان نہیں کر سکتا ہے ۔ یہ ہے عرفان کا ایک اہم پہلو ۔

شوقِ سفر میں صبح و مسا چل رہا ہوں مَیں
بادل ہوں اور مثلِ صبا چل رہا ہوں مَیں
منزل بھی چل رہی ہے مری سمت رات دن
ہاتھوں میں لے کے دستِ قضا چل رہا ہوں مَیں

ابوالاقبال

روک لو ہاتھ کہ قدغن کا اثر ظاہر ہو
اپنی مجبوری کو تاریخ میں پائندہ کرو

سر کے بل جاؤ جو لے جائیں سرِ دار تمہیں
زندگی زندہ ہے تم موت کو بھی زندہ کرو

وہ جو الزام لگاتے ہیں سیاہی کی طرح
اس سیاہی سے جبیں اور بھی تابندہ کرو

ہم نے احکامِ خداوندی کو اپنایا ہے
تم بھی انکار کرو آج نہ آئندہ کرو

اپنے ماں باپ سے سیکھو جو سکھائیں تم کو
اپنے اجداد کی ہر بات کو پھر زندہ کرو

کھول کے رکھو دریچوں کو ہوا آنے دو
اپنے دل اپنی نگاہوں کو بھی جوئندہ کرو

اپنے ہر غم کو کاندھوں پہ ہوا کے رکھ دو
اپنی ہر بات بکھیرو اسے پائندہ کرو

"خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو"
رسم اچھی ہے نسیمؔ اس کو مگر زندہ کرو

نسیم سیفی

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) مرزا ناصر احمد صاحب فرماتے ہیں:

"جو دوست گورنمنٹ یا کسی ادارہ کے ملازم ہیں اُن کو سال میں کچھ عرصہ کی رخصتوں کا حق ہوتا ہے وہ اپنی یہ رخصتیں اپنے لئے یا اپنوں کے لئے لینے کی بجائے اپنے ربّ کے لئے حاصل کریں اور انہیں اس منصوبہ کے ماتحت خرچ کریں"

(خطبہ جمعہ الفضل ۲۳ ، مارچ ۶۶ء صد۳)

نیز فرماتے ہیں :۔

"بعض ایسے پیشے والے ہیں جنکو ان دنوں چھٹیاں ہوتی ہیں مثلاً بعض عدالتیں بند ہو جاتی ہیں ، وہاں جو احمدی وکیل وکالت کا کام کرتے ہیں ۔ وہ بھی اپنی زندگی کے چند ایام اشاعت علومِ قرآنی کے لئے وقف کر سکتے ہیں"

(خطبہ جمعہ ۱۰ ، اگست ۱۹۶۶ء صد۲)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔

تلقین عمل

حضرت امام جماعت الثانی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) فرماتے ہیں:

مجھے یاد ہے ایک دفعہ میں نے دینی ضرورتوں کے لئے خدا تعالیٰ سے کہا کہ اے اللہ تو مجھے ایک لاکھ روپیہ دے دے کہ سلسلے کے کاموں کو چلاؤں لیکن اب کل ہی میں حساب کر رہا تھا کہ میں نے خود چھ لاکھ ستر ہزار روپیہ سلسلہ کو بطور چندہ دیا ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ میں کتنا بیوقوف ہوں کہ خدا تعالیٰ سے سلسلہ کی ضرورتوں کے لئے صرف ایک لاکھ روپیہ مانگا۔ مجھے اس سے ایک ارب روپیہ مانگنا چاہیئے تھا۔ مانگنے والا خدا تعالیٰ کا (—) اور جس سے مانگا جائے وہ خدا تعالیٰ کی ذات ہو تو پھر ایک لاکھ روپیہ مانگنے کے کیا معنی۔ مجھے تو یہ دعا کرنی چاہیئے تھی کہ اے خدا تو مجھے ایک ارب روپیہ دے، ایک کھرب روپیہ دے۔ یا ایک پدم روپیہ دے۔ میں نے بتایا ہے کہ اگرچہ میں نے خدا تعالیٰ سے صرف ایک لاکھ روپیہ مانگا تھا لیکن خدا تعالیٰ نے اتنا فضل کیا کہ صرف میں نے پچھلے سالوں میں چھ لاکھ ستر ہزار روپیہ سلسلہ کو چندے کے طور پر دیا ہے۔ بیشک وہ روپیہ سالانہ نقدی کی صورت میں نہ تھا۔ کچھ زمین تھی جو میں نے سلسلے کو دی۔ مگر وہ زمین بھی خدا تعالیٰ نے ہی دی تھی۔ میرے پاس تو زمین بھی نہیں تھی۔ ہم تو اپنی ساری زمین قادیان چھوڑ آئے تھے۔ اپنے باغات اور مکانات بھی قادیان چھوڑ آئے تھے۔ قادیان میں میری جائیداد کافی تھی۔ مگر اس کے باوجود سلسلہ کو میں نے اتنا روپیہ نہیں دیا تھا جتنا قادیان سے نکلنے کے بعد دیا تھا۔

۱۹۴۷ء میں ہم قادیان سے آئے ہیں۔ اور تحریک جدید ۱۹۳۴ء میں شروع ہوئی تھی۔ گویا اس وقت تحریک جدید کو جاری ہوئے بارہ سال کا عرصہ گذر چکا تھا اور اس بارہ سال کے عرصہ میں میرا تحریک جدید کا چندہ قریباً چھ ہزار روپیہ تھا۔ لیکن بعد کے دس سال ملا کر میرا چندہ تحریک جدید دو لاکھ بیس ہزار روپیہ بن جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی زمین میں نے تحریک جدید کو دی ہے۔ یہ زمین مجھے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے بطور نذرانہ دی تھی۔ میں نے خیال کیا کہ اتنا بڑا نذرانہ تو اپنے پاس رکھنا درست نہیں۔ چنانچہ میں نے وہ ساری زمین سلسلے کو دے دی۔ اس طرح تین لاکھ ۷۰ ہزار روپیہ میں نے صرف تحریک جدید کو ادا کیا۔ اسی طرح جوبلی کے موقعہ پر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی تحریک پر جب جماعت نے مجھے روپیہ پیش کیا تو میر محمد اسحاق صاحب کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی اولاد کے متعلق جو دعائیں کی ہیں ان میں یہ دعا بھی ہے

"دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا"

پس اس کے ذریعے آپ کی یہ دعا پوری ہوگئی۔ اس طرح یہ بات بھی پوری ہوگی کہ وہ صاحب شکوہ، عظمت اور دولت ہوگا۔ اس پر میں نے کہا کہ میں یہ روپیہ تو لے لیتا ہوں لیکن اس شرط پر کہ میں یہ روپیہ سلسلہ کے کاموں پر ہی خرچ کروں گا۔ چنانچہ میں نے وہ روپیہ تو لے لیا لیکن میں نے اسے اپنی ذات پر نہیں بلکہ سلسلہ کے کاموں پر خرچ کیا اور صدر انجمن احمدیہ کو دے دیا۔ اب میں نے ہیمبرگ کی بیت الحمد کے لئے تحریک کی ہے کہ جماعت کے دوست اس کے لئے ڈیڑھ ڈیڑھ سو روپیہ دیں۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ ہمیں مال دے تو ہمارے سلسلے میں تو یہ ہونا چاہیئے کہ ہمارا ایک ایک آدمی ایک ایک بیت الحمد بنا دے۔ خود مجھے خیال آتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ مجھے کفایت عطا فرمائے تو میں بھی اپنی طرف سے ایک بیت الحمد بنا دوں اور کوئی تعجب نہیں کہ خدا تعالیٰ مجھے اپنی زندگی میں ہی اس بات کی توفیق دے دے اور میں کسی نہ کسی یورپین ملک میں اپنی طرف سے ایک بیت الحمد بنا دوں۔ وہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے دینے پر منحصر ہے۔ انسان کی اپنی کوشش سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ ہم لوگ زمیندار ہیں اور ہمارے ملک میں زمیندارہ کی بہت ناقدری ہے۔ یعنی یہاں لائل پور اور سرگودھا کے اضلاع کی زمینوں میں بڑی سے بڑی آمدن ایک سو روپیہ فی ایکڑ ہے۔ حالانکہ یورپین ممالک میں فی ایکڑ آمد اس سے کئی گنا زیادہ ہے مگر یورپ جا کر میں نے وہاں زمینوں کی آمدنی پوچھنی شروع کی۔ مجھے معلوم ہوا کہ اٹلی میں فی ایکڑ چار سو روپے ہے اور ہالینڈ میں فی ایکڑ تین ہزار روپیہ ہے۔ پھر میں نے محمد ممتاز صاحب دولتانہ کا بیان پڑھا۔ وہ جاپان گئے تھے اور وہاں انہوں نے زمین کی آمدن کا جائزہ لیا تھا۔ انہوں نے بیان کیا تھا کہ جاپان میں فی ایکڑ آمد چھ ہزار روپیہ ہے اس کے معنی ہوئے اگر میری ایک سو ایکڑ زمین بھی ہو۔ حالانکہ وہ اس سے بہت زیادہ ہے۔ اور اس سے ہالینڈ والی آمد ہو تو تیس لاکھ روپیہ سالانہ کی آمد ہو جاتی ہے اور اگر جاپان والی آمد ہو تو بڑی آسانی کے ساتھ ایک نہیں کئی بیوت الحمد میں اکیلا تعمیر کرا سکتا ہوں۔ میرا یہ طریق ہے کہ میں اپنی ذات پر زیادہ خرچ نہیں کرتا۔ اور نہ اپنے خاندان پر خرچ کرتا ہوں۔ بلکہ جو کچھ میرے پاس آتا ہے اس میں سے ایک رقم اپنے معمولی اخراجات کے لئے رکھنے کے بعد سلسلہ کے لئے دے دیتا ہوں۔ خرچ کرنے کو تو لوگ دس دس کروڑ روپیہ بھی کر دیتے ہیں لیکن مجھے جب بھی خدا نے دیا ہے میں نے وہ خدا تعالیٰ کے رستہ میں ہی دے دیا۔ بے شک میری بیوی بچے مانگتے رہیں میں انہیں نہیں دیتا۔ میں انہیں کہتا ہوں کہ تمہیں وہی گذارہ دوں گا جس سے تمہارے معمولی اخراجات چل سکیں۔ ورنہ تو حالات کے مطابق میں بعض اوقات انہیں زیادہ بھی دے دیتا ہوں مثلاً اگر وہ ثابت کر دیں کہ اس وقت گھی مہنگا ہو گیا ہے۔ ایندھن کی قیمت چڑھ گئی ہے۔ پھر میں انہیں زیادہ بھی دے دیتا ہوں۔ لیکن اس طرح نہیں کہ ساری کی ساری آمدن ان کے حوالے کر دوں وہ جہاں جی چاہے خرچ کریں۔ غرض میں گھر کے معمولی گذارے کے لئے اخراجات رکھنے کے بعد جو کچھ بچتا ہے وہ سلسلہ کو دے دیتا ہوں۔ (یہ باتیں حضور نے ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۵ء کو فرمائیں)

حضرت امام جماعت الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵ اپریل ۱۹۳۸ء میں فرمایا۔

"جو دعوت الی اللہ کرنے والی جماعتیں ہوتی ہیں۔ ان کے لئے تو یہ بہت ہی ضروری ہوتا ہے کہ وہ ساری قوموں سے حسن سلوک کریں اور کسی کو بھی اپنے دائرہ احسان سے باہر نہ نکالیں۔ تا تمام قومیں ان کی مداح رہیں وہ خدمت خلق کے کاموں میں مذہب و ملت کے امتیاز کے بغیر حصہ لیں اور جماعت کے جو اغراض اور مقاصد ہیں ان کو ایسی وفاداری کے ساتھ لے کر کھڑے ہو جائیں کہ خدا تعالیٰ کے راستے میں ان کے لئے اپنی جان قربان کر دینا کوئی دوبھر نہ ہو۔ جب کسی قوم کے نوجوانوں میں یہ روح پیدا ہو جائے تو اپنے قومی اور مذہبی مقاصد کی تکمیل کے لئے جان دے دینا وہ بالکل آسان سمجھنے لگیں۔ اس وقت دنیا کی کوئی طاقت انہیں مار نہیں سکتی۔ جس چیز کو مارا جا سکتا ہے وہ جسم ہے مگر جس شخص کی روح ایک خاص مقصد لے کر کھڑی ہو جائے اس روح کو کوئی فنا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ بلکہ ایسی قوم کا اگر ایک شخص مرے تو اس کی جگہ دس پیدا ہو جاتے ہیں۔ میں ہمیشہ یہ سمجھا کرتا ہوں کہ قصے کہانیوں میں جو یہ ذکر آتا ہے کہ فلاں نے ایک دیو مارا تو اس کے خون کے قطروں سے دس دیو اور پیدا ہو گئے یہ ذہنی قتل کے ناممکن ہونے کو ایک تمثیل کے رنگ میں بیان کیا گیا ہے اور اس میں یہی بتایا گیا ہے کہ جب کسی قوم کے ذہن میں راسخ طور پر کوئی نیک عقیدہ پیدا ہو جائے اس وقت اسے کوئی قتل نہیں کر سکتا۔ اور اگر کسی قوم کے کسی فرد پر کوئی ہاتھ اٹھاتا ہے اور اسے قتل کرتا ہے تو اس کی موت ایسی شاندار موت ہوتی ہے کہ ہزاروں اس کے قائمقام پیدا ہو جاتے ہیں۔ دنیا میں ہمیشہ یہ نظارہ نظر آیا ہے اور اب بھی یہ نظارہ نظر آ سکتا ہے بشرطیکہ ہمارے نوجوان بھی روح اپنے اندر پیدا کریں۔ پھر نہ انہیں وطن میں کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ غیر ملک میں ان کو کوئی مٹا سکتا ہے کیونکہ وہ اس روح کے نتیجے میں وہی لوگ بن جائیں گے جن کو اسی دنیا میں خدا تعالیٰ ایسی زندگی دے دیتا ہے جس پر موت نہیں آتی۔ اور ایسی حیات دے دیتا ہے جس پر فنا طاری نہیں ہوتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ____ نون۔ سین

عراق کی تعمیر نو

امریکہ اور اسکے اتحادی ایک طرف اور عراق دوسری طرف۔ دونوں کا آپس میں کیا جوڑ ہے۔ کہہ سکتے ہیں کہ اگر ایک طرف ہاتھی ہے تو دوسری طرف چیونٹی۔ اور امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے عراق پر بمباری کر کے جو تباہی پھیلائی تھی۔ اسکے متعلق سب لوگوں نے کہا کہ تاریخ کی سب سے بڑی تباہی تھی۔ لیکن اس کے باوجود اگر چھوٹے سے ملک میں بھی زندہ رہنے کا جذبہ ہو اور اپنے آپ کو آگے لے جانے کی ہمت ہو تو اسکی تباہی چند روز سے زیادہ ثابت نہیں ہو سکتی۔ اب کہتے ہیں کہ باوجود اسکے کہ اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل نے عراق کو پابندیوں کے ذریعے انتہائی دباؤ میں رکھا ہوا ہے۔ عراق نے اس تھوڑے سے عرصے میں جو تعمیر نو کی ہے۔ اسکی مثال نہیں مل سکتی۔ آج سے دس ماہ قبل جب اقوام متحدہ کے دو نمائندوں مارٹل آہسآری MARTIL AHEISAARI اور پرنس صدر الدین آغا خان نے عراق کا دورہ کیا تھا تو انہوں نے اس دورے کے دوران اس خیال کا اظہار کیا تھا کہ عراق کو صنعتی زمانے سے پہلے کے ایام میں دھکیل دیا گیا ہے۔ اور یہ نتیجہ ہے پینتالیس دنوں کی بمباری کا۔ جو امریکہ اور اسکے اتحادیوں نے کی ہے۔ پرنس آغا صدر الدین کا اندازہ یہ تھا کہ عراق کی تعمیر نو کے لئے ۲۲ ارب امریکی ڈالر درکار ہوں گے۔ چھ ارب ڈالر تو صرف تیل ہی کے سلسلے میں درکار ہوں گے۔ اور ۵۰۰ ملین ڈالر پانی اور صفائی وغیرہ کے لئے درکار ہوں گے اور اور انہوں نے یہ بھی اندازہ لگایا تھا کہ سارے کام کے لئے کم از کم ۱۰ سال لگیں گے۔ اب کہا جاتا ہے کہ سول حلقے میں جو تباہی ہوئی تھی اس کا ۷۰ فیصد دوبارہ تعمیر کر لیا گیا ہے اور صنعتی علاقوں کو جو نقصان پہنچا تھا۔ اس کا ۶۰ فیصد حصہ دوبارہ ٹھیک کر لیا گیا ہے۔ گویا کہ اس تھوڑے سے عرصے میں اس قوم نے جو زندہ رہنا چاہتی ہے اور جو اپنی ترقی کے کسی مرحلے پر بھی آخری منزل نہیں سمجھتی۔ تھوڑے سے عرصے میں یہ سارا کام کر لیا ہے۔ کہتے ہیں کہ کام کرنے والوں نے شفٹوں میں کام کر کے چوبیس چوبیس گھنٹے کام کیا۔ اور مزدوروں کی طرف دیکھا جائے تو وہ عراق کے شہریوں نے لاکھوں کی تعداد میں مہیا کئے۔ اور یہ مزدور فی الحقیقت مزدور طبقے سے تعلق نہیں رکھتے تھے۔ بلکہ زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھتے تھے اس موقعہ پر انہوں نے یہ بھی سمجھا کہ اگر عراق کو دوبارہ پہلی حالت پر لانا ہے تو ہم سب کو بطور مزدور یہ کام کرنا پڑے گا۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اگرچہ پابندیاں جاری ہیں اور ان پابندیوں کا عراق کو خاصا نقصان پہنچ رہا ہے۔ لیکن اسکے باوجود تعمیر و ترقی کا کام جاری ہے۔ اب لیبیا پر بھی اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل نے پابندیاں لگا دی ہیں اور لیبیا بھی انتہائی مشکلات میں سے گذر رہا ہے۔ لیکن قوموں کے لئے یہ باتیں ہمیشہ عارضی ثابت ہوتی ہیں۔ اس میں تو کچھ شک نہیں کہ کچھ عرصہ قوم زیر بار رہتی ہے۔ ہر قسم کی تکلیف برداشت کرتی ہے لیکن چونکہ بحیثیت قوم وہ قائم رہتی ہے۔ اس لئے جسطرح پہلے ترقی کر لی تھی۔ دوبارہ ترقی کر لینے کی اہلیت موجود رہتی ہے۔ اور قومیں ترقی کر لیتی ہیں۔ البتہ اس طرح ترقی کر لینے کے بعد وہ اس کیفیت میں بھی آجاتی ہیں کہ اپنا بدلہ لے سکیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو امن عطا کرے اور لوگوں کو عافیت کی زندگی بسر کرنے کی توفیق دے۔

اسلام آباد/ جرائم سے پاک

قومی اسمبلی کو بتایا گیا ہے کہ وفاقی حکومت نے تمام اضلاع سے قومی شناختی کارڈ کے متعلق تجاویز مانگی ہوئی ہیں اور ان تجاویز کے مل جانے پر فیصلہ کیا جائے گا کہ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ رکھا جائے۔ یا نہ اور اگر رکھا جائے تو کس صورت میں وزیر داخلہ نے قومی اسمبلی میں یہ بھی اعلان کیا کہ اسلام آباد کے لئے حفاظتی اقدامات کے سلسلے میں خاص توجہ دی جا رہی ہے۔ اور ایسا اس لئے کیا جا رہا ہے تاکہ وفاقی دارالحکومت میں جرائم پر قابو پایا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ یہاں کار چوری کا جرم مستقل طور پر کم تو ہو گیا ہے۔ لیکن کوشش یہ کی جا رہی ہے کہ اس دارالحکومت کو ایسا امن و امان کا شہر بنا دیا جائے کہ یہاں کسی جرم کا نام بھی نہ سنا جا سکے انہوں نے سندھ کے متعلق بھی بات کی۔ اور کہا کہ یہ ضرورت پیش آگئی تھی کہ دستور کی شق ۱۴۷ جس کا ذکر سید افتخار گیلانی نے گذشتہ حکومت میں کیا تھا اس کو زیر عمل لایا جائے۔ انہوں نے اسمبلی کے اراکین کو یقین دہانی کرائی کہ بلا وجہ کسی شخص کو پریشان نہیں کیا جائے گا۔ اور انہیں اس بات کی اجازت ہے کہ جب چاہیں تحریک استحقاق اسمبلی میں لا سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اس بات کا اعتراف ہے کہ پاکستان میں بیرونی ممالک کے ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو غیر قانونی طور پر یہاں داخل ہوئے تھے۔ لیکن جب قومی شناختی کارڈ کمپیوٹر پر آجائے گا۔ تو یہ مشکل مشکل نہ رہے گی۔

جرمنی میں امن و سکون

اخباری اطلاعات کے مطابق جرمنی میں قومی سطح پر یہ احساس کم سے کم تر ہو رہا ہے کہ وہاں امن و امان ہے اور لوگ سکون کی زندگی بسر کر رہے ہیں وہاں اب کسی وقت بھی کسی شخص پر بھی حملہ بھی کیا جا سکتا ہے اسے لوٹا بھی جا سکتا ہے اور سڑکوں اور گلیوں میں لوگوں کے ساتھ برے سلوک کا بھی امکان ہے۔ بعض مسلح افراد سڑکوں اور گلیوں پر تشدد آمیز رویے کا اظہار کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اب مائیں اپنی جوان بیٹیوں سے کہتی ہیں کہ وہ انڈر گراؤنڈ گاڑی میں ایسے وقت میں سفر نہ کریں جب کہ اندھیرا چھا گیا ہو۔ ہو سکتا ہے تم پر کوئی حملہ کر دے۔ اور گاڑی میں تمہاری کوئی مدد بھی نہیں کرے گا۔

بڑے بڑے شہروں کے ارد گرد کے لوگ ہمیشہ امن کی زندگی بسر کرتے رہے ہیں۔ لیکن اب کیفیت بدل گئی ہے جب وہ اپنے مقامی اخبار صبح کے وقت کھولتے ہیں تو اس میں عورتوں سے ناروا سلوک کا ذکر ہوتا ہے۔ ادھر ادھر اکا دکا آدمی کو دیکھ کر اغوا کر لینے کا بھی ذکر آجاتا ہے۔ اور لوگوں کو لوٹنے کی اکثر خبریں شائع ہوتی ہیں۔

ہیمبرگ کے ایک روزنامے میں، حال ہی میں پہلے صفحے پر یہ خبر شائع ہوئی کہ تشدد بڑھ رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر اخلاقی دباؤ کم ہو جائے تو انسان آسانی سے برائیوں کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور یہ برائیاں اسے معاشرے کا امن تباہ کرنے کی طرف لے جاتی ہیں۔ ایسے حالات میں لوگ حکومت سے مطالبہ تو کرتے ہیں کہ وہ حالات درست کرے لیکن یہ شکایت بھی ساتھ کے ساتھ چلتی ہے کہ حکومت میں ایسا کرنے کی اہلیت نہیں ہے۔ بعض تجزیہ نگار کہتے ہیں کہ جرمنی میں لوگوں کو امن و امان کے مسئلے پر زیادہ اونچی آواز میں بات نہیں کرنی چاہیئے۔ ایسا نہ ہو واقعی امن و امان ہاتھ سے نکل جائے۔

برطانیہ کے قید خانے

ہیلسنکی واچ کا مرکزی دفتر تو امریکہ میں ہے لیکن یہ ادارہ یورپ وغیرہ میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے متعلق کام کرتا ہے۔ حال ہی میں ہیلسنکی واچ نے ایک رپورٹ شائع کی ہے۔ جسمیں کہا گیا ہے کہ برطانیہ کی جیلوں میں صحت جسمانی کے لئے حالات غیر مناسب ہیں۔ تھوڑی تھوڑی سی جگہوں میں زیادہ قیدی رکھے ہوئے ہیں۔ ان کے لئے تعلیم اور کام کے مواقع بھی نہیں ہیں

یہ رپورٹ لندن میں شائع کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ جو جگہ صرف ایک قیدی کے لئے کافی ہے وہاں دو دو تین تین افراد کو رکھا گیا ہے۔ رپورٹ یہ بھی کہتی ہے کہ برطانیہ ایک ایسا ملک ہے جسمیں اسکے قیدیوں کی نسبت آبادی کی نسبت سے سارے مغربی یورپ میں زیادہ ہے۔ رپورٹ کہتی ہے کہ بعض اوقات سیاسی امور بھی اس کا باعث بنتے ہیں خاص طور پر وہ جھگڑا جو آئر لینڈ کے ساتھ چل رہا ہے۔ رپورٹ نے حکومت کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ صحت عامہ کے اصولوں کو مدنظر رکھا جائے۔ باقاعدہ بیت الخلاء بنائے جائیں اس وقت ان میں سے اکثر بالٹیاں استعمال کرتے ہیں۔ اسی طرح ان کے لئے جگہ مقرر کی جائے اور یہ اسطرح بھی ہو سکتا ہے کہ جیلوں کی آبادی کم کرنے کے لئے فیصلے جلد جلد سنائے جائیں۔ اور فیصلوں کے لئے تاخیر کی وجہ سے لوگوں کو جیل میں نہ رہنا پڑے۔ بعض قیدیوں نے اس بات کی بھی شکایت کی کہ انہیں بیس اکیس گھنٹے تک بلکہ تیئس گھنٹے تک بھی اپنے کمرے ہی میں بند رکھا جاتا ہے۔

سری لنکا میں انسانی حقوق

گذشتہ اتوار کے روز حقوق انسانی کی ایک تنظیم نے کہا ہے کہ سری لنکا میں باوجود اسکے کہ حکومت کوشش کر رہی ہے کہ حقوق انسانی کی خلاف ورزی نہ ہو لیکن ایمرجنسی کے قوانین جو اس وقت لاگو ہیں وہ اس بات کا باعث بن رہے ہیں کہ جس کسی پر شبہ ہو اسکے ساتھ چاہے برا سلوک کر لیا جائے۔ لوگوں کو غائب بھی کر دیا جاتا ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ غائب ہونے والے لوگوں میں سے بہت سے لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہو۔ حقوق انسانی کی یہ تنظیم ایشیا واچ ہے۔ اور اس کا کہنا ہے کہ موجودہ قوانین جو لاگو ہیں ان کی بنا پر لوگوں کو پولیس سٹیشن پر حراست میں رکھا جا سکتا ہے اور پولیس چاہے تو مشکوک لوگوں کو اپنے پاس رکھ سکتی ہے۔ اس تنظیم کا کہنا ہے کہ پولیس کے متعلق کئی ایسے ثبوت فراہم ہوئے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اپنے رجسٹروں کے اندراجات کو بدل دیتے ہیں اور جب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کسی کو حراست میں لیتے ہیں تو اسکی حراست کی تاریخ اس سے کئی روز بعد کی ڈال دیتے ہیں۔ اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ حراست میں لئے جانے والے لوگوں پر تشدد روزمرہ کی بات ہے۔ جب حکومت کے افسران سے رابطہ پیدا کیا جائے تو وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ انہیں ایسی کسی کیفیت کا علم نہیں۔ سری لنکا میں کئی دفعہ مسلح بغاوت ہو چکی ہے۔ اور اسی لئے وہاں پر ایمرجنسی کے قوانین کو جاری رکھا جاتا ہے۔ شمال اور مشرق میں تامل اپنے لئے الگ خطہ مانگ رہے ہیں۔ ۱۹۸۷ء سے ۱۹۹۰ء تک باغیوں نے ایک ایسی بغاوت کی کہ حکومت قریب قریب ختم ہی ہو گئی تھی۔

سوڈان میں مصالحت

سوڈان میں ایک لمبے عرصے سے خانہ جنگی جاری ہے۔ سوڈان کی آبادی کی اکثریت مسلمان ہے۔ اور حکومت بھی مسلمانوں ہی کے ہاتھ میں ہے لیکن جنوب میں جہاں عیسائی بستے ہیں۔ اور وہ لوگ بھی جن کا بظاہر کوئی مذہب نہیں وہ حکومت کی مخالفت کرتے رہے ہیں اور کر رہے ہیں۔ لیکن اب خاصی مشکل منازل کے بعد دونوں کا کہنا ہے کہ ہماری آپس کی گفتگو خاصی کامیاب ہوتی معلوم ہو رہی ہے۔ ایک طرف حکومت ہے اور دوسری طرف سوڈان پیپلز لبریشن آرمی کے دو دھڑے۔ اور یہ سب مل کر کوشش کر رہے ہیں کہ خانہ جنگی کو ختم کیا جائے اور تمام لوگ امن و سکون کی زندگی بسر کریں۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ بارشوں کے نہ ہونے کی وجہ سے قحط پڑ جاتا ہے اور بعض علاقوں کے لوگ بھاگ کر کینیا چلے جاتے ہیں۔ اب حکومت کے ایک نمائندے عبدالوہاب آفندی نے کہا ہے کہ طرفین خاصی سنجیدگی سے گفتگو میں مصروف ہیں اور دونوں کا خیال یہ ہے کہ اب جو موقعہ ہاتھ آ رہا ہے اسے ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ گفت و شنید کی کامیابی کی ایک وجہ یہ ہے کہ طرفین ایکدوسرے کی باتیں مان رہے ہیں اور یہ گفتگو نائیجیریا کے نئے دارالخلافہ ابوجا میں ہو رہی ہے۔

گورنمنٹ مخالف دھڑے کے ایک نمائندے نے کہا ہے کہ میں حیران ہوں کہ اب گفت و شنید کافی دیر سے مسلسل جاری ہے۔ اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہم لوگ کامیابی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

اس خانہ جنگی نے جو کم از کم نو سال سے مسلسل جاری ہے ہزاروں افراد کو ہلاکت کے منہ میں دھکیل دیا ہے اور لاکھوں لاکھ افراد اپنا گھر بار چھوڑ کر دوسرے علاقوں میں چلے گئے ہیں۔ اگرچہ ملک تو پہلے ہی غریب تھا لیکن ان حالات نے اسے غریب تر بنا دیا ہے۔ خانہ جنگی کی اصل وجہ یہ ہے کہ جنوب میں رہنے والے عیسائی خرطوم کی اسلامی حکومت سے آزاد ہونا چاہتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ وہ موجودہ حکومت کے ساتھ مل کر گذارہ نہیں کر سکتے۔ اگرچہ ابھی خانہ جنگی بند تو نہیں ہوئی لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ نائیجیریا میں ہونے والی گفت و شنید کے بعد کسی وقت بھی خانہ جنگی کے خاتمہ کا اعلان ہو سکتا ہے۔

نائیجیریا اس وقت او۔ اے۔ یو (تنظیم اتحاد افریقہ) کا چیئرمین ہے چونکہ نائیجیریا میں بھی بیافرا کے سلسلے میں خانہ جنگی ہو چکی ہے اس لئے وہ اپنے تجربہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سوڈان کی خانہ جنگی کو ختم کرنا چاہتا ہے۔

فلپائن میں انتخابات

فلپائن میں گیارہ مئی کو صدارتی انتخاب ہوا تھا۔ لیکن اب کانگریس نے ان ووٹوں کی گنتی معطل کر دی ہے اگرچہ سیکرٹری دفاع فیڈل راموس نے اپنی کامیابی کا اعلان کر دیا ہوا ہے

کانگریس نے دراصل صرف ۵ فیصد ووٹ کی گنتی کی تھی اور اگرچہ شروع میں کہا تو یہ گیا تھا کہ جب تک کوئی واضح طور پر کامیاب ثابت نہیں ہو جاتا۔ ووٹوں کی گنتی جاری رہے گی۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ اس کا شائد یہ مطلب بھی ہو کہ گنتی صحیح طور پر نہیں ہو رہی اور اس بات کا امکان ہے دوسرے انتخاب لڑنے والے نمائندے بھی اپنی اپنی جگہ پر اپنے آپ کو کامیاب قرار دے دیں اور اس طرح ملک میں فسادات برپا ہوں یا خانہ جنگی شروع ہو جائے کانگریس نے کئی دفعہ دستور کا حوالہ دے کر ووٹوں کی گنتی کو معطل کرنے کی کوشش کی۔

اکینو اسبق صدر نے بار بار کانگریس کو اپیل کی ہے کہ وہ حالات کو خراب ہونے سے بچائے اور جلد از جلد اس شخص کا اعلان کرے جو ان سے صدارت کا چارج لے گا۔

سیکرٹری دفاع فیڈل راموس کو وہ کامیاب قرار دے رہی ہیں اور ان کی خواہش ہے کہ انہیں فوری طور پر صدر قرار دے دیا جائے۔

ایران اور بھارت

گذشتہ دنوں ایران کے وزیر خارجہ علی اکبر ولایتی نے ہندوستان کا ایک خیر سگالی دورہ کیا تھا۔ یہ ہندوستان سے وزیر خارجہ کے اس دورے کے جواب میں تھا جو انہوں نے گذشتہ سال ایران کا کیا تھا۔ اکبر ولایتی کے اس دورے کے بعد یہ افواہیں پھیلنی شروع ہو گئی ہیں کہ انہوں نے ہندوستان سے دس میگا واٹ ری ایکٹر کی بات کی ہے۔ یہ بات اس سے پہلے گذشتہ سال بھی ہوئی تھی۔ امریکہ نے اس بات پر غم و غصے کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ ہندوستان اور دیگر ممالک جن کے پاس نیوکلیر اسلحہ موجود ہے یا ان کی اہلیت موجود ہے انہیں اس کے پھیلاؤ سے گریز کرنا چاہیئے لیکن علی اکبر ولایتی نے کہا ہے کہ انہوں نے اپنے دورے کے دوران ہندوستان سے ری ایکٹر کی کوئی بات نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ ایک نہیں ہمیں تو متعدد ری ایکٹروں کی ضرورت ہے اور ہمارے پاس خدا کے فضل سے اتنا روپیہ موجود ہے کہ ہم جب چاہیں جہاں سے چاہیں یہ ری ایکٹر خرید سکتے ہیں۔ ہماری صنعت کاری کے لئے ان ری ایکٹرز کی ضرورت ہے اور ہمیں نہ کسی سے پوچھنے کی ضرورت ہے اور نہ کسی کے ساتھ گفت و شنید کی۔ ہم جہاں سے چاہیں گے جتنی رقم دے کر یہ حاصل کئے جا سکے ہم یہ ری ایکٹر حاصل کر لیں گے۔

امریکہ کا کہنا یہ ہے کہ ایران کے ساتھ کوئی بھی ملک اس قسم کی گفت و شنید اس لئے نہ کرے کہ ایران پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا کہ جب وہ یہ کہتا ہے کہ یہ سب کچھ امن کی ضروریات کے لئے ہے تو وہ واقعی ٹھیک کہتا ہے۔ بہر حال امریکہ کے ان خیالات سے ایران کے غم و غصہ کا اظہار واجبی سی بات ہے۔

ترک سگریٹ نوشی

کہا جاتا ہے کہ امریکہ میں تیزی کے ساتھ سگریٹ نوشی کم ہو رہی ہے۔ اعداد و شمار جو اکٹھے کئے گئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ سال بسال سگریٹ نوشی کرنے والوں کی تعداد کم سے کم تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اگرچہ اب بھی جو لوگ سگریٹ پیتے ہیں ان کی اوسط روزانہ انیس سگریٹ ہے۔ لیکن اس سے پہلے بہت زیادہ سگریٹ پی جاتی تھی۔ اور اس سے بہت زیادہ لوگ ایسا کرتے تھے۔ وزارت صحت کے افسران کا کہنا ہے کہ انہیں امید ہے کہ سنہ ۲۰۰۰ء تک صرف پندرہ فیصد امریکی نوجوان سگریٹ پی رہے ہونگے۔ سنہ ۱۹۹۰ء میں اکتالیس ہزار بالغ مردوں کو جن کی عمر اٹھارہ سال سے زیادہ تھی کامیابی کے ساتھ سگریٹ ترک کرنے کی دعوت دی گئی۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر تمام ممالک بحیثیت قوم اس بات کی کوشش کریں کہ سگریٹ نوشی کم ہو جائے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ تھوڑے ہی عرصے میں سگریٹ پینے والوں کی تعداد خاصی کم ہو جائے گی۔ اور رہتے ہوتے بالکل ختم بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن سب سے بڑی مشکل سگریٹ نوشی کے ترک کرنے میں یہ ہے کہ سگریٹ بنانے والے ادارے ایسے ایسے خوبصورت اشتہارات دیتے ہیں کہ نوجوانوں کو خواہ مخواہ اس قسم کی زندگی بسر کرنے کا خیال پیدا ہونے لگتا ہے۔ اور وہ کش لگا کر سمجھتے ہیں کہ شائد ان کی وقعت میں اضافہ ہو گیا ہے اور سماجی طور پر انہیں پہلے سے زیادہ بہتر سمجھا جانے لگا ہے لیکن اب سماج بدل رہا ہے اور اس نئے سماج میں سگریٹ نوشی کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی۔

امریکہ / بیرونی لوگ

واشنگٹن پوسٹ میں ایک رپورٹ شائع کی گئی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ امریکہ میں ہر کسی دوسرے ملک سے زیادہ بیرونی لوگ رہائش رکھتے ہیں۔ اور کہ یہاں غربا کی تعداد تشویشناک حد تک بڑھی ہوئی ہے۔ ۱۹۹۰ء کی مردم شماری سے پتہ چلتا ہے کہ امریکہ کے بچوں کا ۵/۱ غربت میں زندگی گذارتا ہے اور ۲۴ فی صد گھر ایسے ہیں جو اوسط آمدنی سے بھی کم حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ سروے عام طور پر دس سالوں میں ایک دفعہ کیا جاتا ہے۔ ۱۹.۷ ملین امریکی جس کا مطلب ہے ۸ فی صد ایسے لوگ ہیں جو کسی بیرونی ملک میں پیدا ہوئے تھے۔ اور ۳۲ ملین ایسے لوگ ہیں جو گھر پر انگریزی کے علاوہ کوئی اور زبان بولتے ہیں۔ پہلے یورپین لوگ وہاں زیادہ جاتے تھے۔ اب ایشیائی اور لاطینی لوگ امریکہ کا زیادہ رخ کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ گذشتہ ۵ سال میں ایشیائی لوگوں کی تعداد دگنی ہو گئی ہے۔ اور اب یہ ۷.۵ ملین ہیں۔ جب کہ میکسیکو سے آنے والے

باقی صـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

محترمہ فرحت ذاکر صاحبہ برطانیہ سے لکھتی ہیں

امید ہے کہ آپ اللہ کے فضل سے بخیریت ہوں گے۔ الفضل آنے پر دل کی کیا کیفیت ہوتی ہے کیسے بتاؤں کبھی آپ پردیس آکر بسیں اور نسیم سیفی صاحب کی ادارت میں چھپنے والے الفضل بذریعہ ڈاک آپ کو ملیں اور آپ سب کچھ فراموش کر کے ان میں چھپنے والے مضامین میں اور نظموں کی گہرائیوں میں ڈوب جائیں تو آپ ہمارے دل کی کیفیت کا صحیح اندازہ لگا سکتے ہیں ہم لفظوں میں لکھ لکھ کر آپ کو کیا سمجھائیں۔ ہاں ایک بات کا اضافہ کردوں کہ ان سب باتوں کے علاوہ مجھے الفضل ابا کی یاد بھی دلا جاتے ہیں اور ان کا یہ شعر یاد آتا ہے۔

تھا تنویر کو عشق الفضل سے
رہا سال پچیس اس کا مدیر

پچھلے دنوں جو سانحہ جماعت پر گذرا اس نے روح وقلب کو مفلوج کر کے رکھ دیا ہے دل تو خدا کی رضا پر راضی ہے لیکن اتنی اداسی چھائی ہے کہ بتائی نہیں جا سکتی۔ کچھ یادوں کو اکٹھا کیا ہے اگر آپ اس قابل سمجھیں کہ شائع ہو سکتی ہیں تو ضرور شائع کر دیں۔ میں کوئی مضمون نگار تو نہیں بس دل کے حقیقی جذبات لکھنے کی کوشش کی ہے کچھ اصلاح آپ فرما دیں (مضمون شائع ہو چکا ہے (ادارہ)) دعاؤں میں ہمیں یاد رکھیں ہم تو آپ کو رکھتے ہی رہیں۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

مکرم میاں محمد بشیر ہرل صاحب سرگودھا سے لکھتے ہیں

مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۹۲ء کی اشاعت میں صٰ۵ پر فارسی منظوم کلام میں پہلے شعر کے پہلے مصرعہ "نفس خود را بستۂ دنیا مدار اے ہوش مند" کے ترجمہ میں "یعنی اے عقل مند اپنے نفس کو دین کا قیدی مت بنا"۔ غلط چھپ گیا ہے اصل میں دنیا کا قیدی ہے۔ تصحیح شائع فرما دیں۔

گذشتہ چند روز سے محسوس ہو رہا ہے کہ کتابت کی غلطیوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس طرف توجہ بہت ضروری ہے۔ الفضل کو کسی لحاظ سے بھی درجہ دوم نہ ہونا چاہیئے۔

فارسی منظوم کلام معہ ترجمہ شائع کرنے پر خاکسار کی طرف سے دلی مبارکباد قبول فرمائیں۔ جب اور جس قدر جلد ممکن ہو۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ کے عربی منظوم کلام کی اشاعت مع ترجمہ کا بھی انتظام فرمایا جائے۔ حضور کا سارا کلام منظوم و منثور اردو۔ عربی۔ فارسی۔ "ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است" کا مصداق ہے اور ان سے واقفیت اور علم رکھنا از حد ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ خاکسار اور بچے آپ سے دعا کی درخواست کرتے ہیں

مکرمہ مبارکہ شاہدہ لوچھال کلاں ضلع چکوال سے لکھتی ہیں:۔

نہایت ادب سے معروض ہوں کہ میں الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتی ہوں۔ اور گھر میں اپنے والد صاحب ریٹائرڈ معلم وقف جدید کو بلند آواز سے پڑھ کو سناتی ہوں۔ میرے والد اونچا سنتے ہیں اور نظر سے معذور ہیں۔ اسی طرح آپ کا منظوم کلام بھی باقاعدگی سے پڑھتی ہوں۔ محترم سیفی صاحب۔ میں تو ایک لمبا عرصہ سے خیال کر رہی تھی کہ آنمحترم کی خدمت میں خط لکھوں۔ آپ نے الفضل کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ مضامین کی ترتیب دعا کے اعلانات وفات کے اعلانات (خبریں) غرض الفضل کا ہر حصہ قابل تعریف ہے۔ میرے والد صاحب نے مجھے بتایا ہے کہ آپ سلسلہ کے کئی اہم کاموں پر فائز رہے ہیں۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی صحت اور عمر میں بے حد برکت دے۔ میں نے میٹرک کا امتحان دیا ہوا ہے براہ کرم دعا کا اعلان شائع کر دیں اور دیگر میری دلی درخواست ہے کہ اوپر والی چند سطور بھی شائع کر دیں تا کسی بزرگ کی دعا لگ جائے۔ میری درخواست ہے کہ براہ کرم ضرور شائع کریں۔ میں آپ کے لئے بہت دعائیں کرتی ہوں میں ہر روز الفضل کی منتظر رہتی ہوں جس دن الفضل نہ آئے تو میں بے چین ہو جاتی ہوں۔ میرے والد صاحب نے مجھے بتایا ہے کہ آپ واقف زندگی ہیں۔

یہ بڑی رعونت کی جڑ اور بیماری ہے کہ دوسرے کی خطا پکڑ کر اشتہار دے دیا جائے۔ ایسے امور سے نفس خراب ہو جاتا ہے اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

شمس النساء

مکرم چوہدری عبد السلام صاحب

مکرم چوہدری عبد السلام صاحب ۱۹۱۰ء میں بنگلولے میں پیدا ہوئے۔ آپ چوہدری محمد اسماعیل صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ کے فرزند ارجمند تھے۔ آپ میں نظام امامت اور جماعت سے محبت کا جذبہ اپنے والد محترم کی طرح کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ اپنے گھر میں سب سے بڑے تھے۔ آپ چھٹی کلاس میں تھے کہ آپکی والدہ محترمہ کا انتقال ہو گیا اس لئے آپ کا سلسلہ تعلیم منقطع ہو گیا۔ لیکن آپ نے اپنے دونوں چھوٹے بھائیوں کو تعلیم دلوائی۔

قیام پاکستان سے قبل آپ مختلف جماعتی عہدوں پر کام کرتے رہے۔ آپکو فرقان فورس میں شامل ہونے کا فخر بھی حاصل تھا قیام پاکستان سے لے کر وفات تک جماعت احمدیہ ڈگری گھمناں کے امیر جماعت رہے اور چھ مزید دیہاتی جماعتوں کے امیر حلقہ بھی تھے کوئی بھی تحریک ہوتی آپ اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ نہ صرف خود حصہ لیتے بلکہ اپنی اولاد اور جماعت کو بھی اس میں شامل کرواتے۔ آپ خود چندہ وصول کرتے اور دوسری مجالس کا چکر بھی لگاتے رہتے۔ باوجود اسّی سال کی عمر کے آپ بائیسکل پر دوسری مجالس میں جاتے۔ آپ اپنا چندہ اسی وقت ادا کر دیتے جب زمینوں کی آمد ہوتی۔ یہی وجہ تھی کہ کئی سال قبل ہی وصیت کا سرٹیفکیٹ حاصل کر لیا تھا (یعنی جائیداد کا حصہ ادا کر دیا تھا اور آمد کا آخر وقت تک ادا کرتے رہے) آپ سلسلہ کی کتب کا مطالعہ کرتے رہتے۔ الفضل اور دوسرے جماعتی رسائل کا مطالعہ باقاعدگی سے کرتے رہے۔ سلسلہ کی کتب کے مطالعہ کی طرف اس قدر رجحان تھا کہ اکثر و بیشتر حوالہ جات انہیں زبانی یاد تھے آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ آپ تمام نمازیں باجماعت ادا کرتے۔ آپ رمضان کے پورے روزے رکھتے۔ قرآن کریم کی تلاوت باقاعدگی سے کرتے۔ آپ جب نماز پڑھنے کے لئے جاتے تو گھر کے تمام بچوں اور بڑوں کو نماز کی تیاری کے لئے کہتے اور انکو ساتھ لے کر جاتے۔ نماز کی پابندی کا یہ عالم تھا کہ اپنی آخری بیماری میں بھی بیت میں جا کر نماز ادا کرتے رہے لیکن جب کمزوری بڑھ گئی تو بستر پر ہی نماز پڑھتے رہے۔

جب آپ بیت کی طرف جا رہے ہوتے تو نہایت ہی خوش الحانی سے اشعار پڑھا کرتے تھے۔

حضور کی جلسوں اور خطبات کی کیسٹ نہایت ہی توجہ سے سنتے اور سب کو سنواتے الفضل سے بھی حضور کے خطبات کا مطالعہ کرتے اور "بیت" میں سب کو پڑھ کر سناتے۔ جب آپ ربوہ تشریف لاتے تو پوری کوشش کرتے کہ حضور کی اقتداء میں نمازیں ادا کریں۔ اور حضور کی بابرکت مجلس سے فیضیاب ہوں۔ جب حضور برطانیہ تشریف لے گئے تو آپ ربوہ تشریف لاتے تو تب بھی پوری کوشش کرتے کہ بیت المبارک میں نماز ادا کریں۔ آپ کہا کرتے تھے کہ یہاں جماعت کے تین اماموں کے بابرکت قدم پڑتے رہے ہیں۔

آپ نے دین کو ہمیشہ دنیا پر مقدم رکھا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ آپ نے نمبرداری چھوڑ دی جو آپکی خاندانی چلی آ رہی تھی۔ آپ کہا کرتے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ میرے سلسلہ کے کام میں رکاوٹ بن جائے اس لئے بہتر ہے کہ میں نمبرداری چھوڑ دوں۔

ہم نے آپکو جب بھی دیکھا سلسلہ کے کام کرتے دیکھا۔ آپ کی جیب میں جتنے روپے ہوتے اس سے یا تو دینی کتب و رسائل خرید لیتے یا کسی حاجت مند کو دے دیتے گھر میں سے کوئی بھی آپکو پیسے دیتا اس میں سے کچھ پیسے تو چھوٹے بچوں کو دے دیتے اور باقی رقم کی جماعتی کتب خرید لیتے۔ آپ ہمیشہ ضرورت مند کی حاجت کو پورا کرتے۔

آپ ہر سال جلسہ سالانہ پر تشریف لاتے اور سب بچوں کو بھی ساتھ لے کر آتے۔ بعض اوقات تو کسی دوسرے شخص کو گھر چھوڑ کر آتے۔ آپ سالانہ اجتماع اور مجلس شوریٰ میں بھی تقریباً ہر سال شرکت کرتے رہے۔ آپ نے بہت سے بچوں کو قرآن کریم پڑھایا۔

آپ بچوں سے بہت محبت کرتے آپ اپنے پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں سے بہت ہی محبت کرتے۔ آپ نے جب کوئی نصیحت کرنی ہوتی تو نہایت ہی پیار سے کرتے، اور ہمیشہ دین کی باتیں بتلاتے آپ جب بھی بچوں میں تشریف فرما ہوتے تو ہمیشہ اس بات کی تلقین کیا کرتے کہ نیکی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لو اور یہی

باقی صٰ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات واعلانات

ولادت: اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم بشارت احمد صاحب اٹھوال اور محترمہ خالدہ پروین صاحبہ مقیم مغربی جرمنی کو مورخہ ۲۳ رمئی ۹۲ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام ضمیر احمد بشارت" عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو میں شامل ہے۔

احباب اس بچے کے لئے دعا کریں

درخواست دعا

مکرم معین الدین صاحب کارکن روزنامہ الفضل ربوہ کی ہمشیرہ حسینہ نصرت کے ناک کا اپریشن ۶ رجون کو ہوا ہے۔

عزیزہ بشریٰ اسعد، اسعد نصر اللہ، طاہر نصر اللہ اور تقی نصر اللہ اور مکرمہ زیبا صاحبہ مورخہ ۲۶ رمئی کو سسکاٹون کینیڈا میں کار کے حادثہ میں زخمی ہوئے ہیں۔ عزیز تقی نصر اللہ کے علاوہ باقی افراد ہسپتال سے فارغ ہو چکے ہیں۔ تقی نصر اللہ جنکی عمر آٹھ ماہ ہے اور واقف نو ہے۔ کی حالت تا حال سیریس ہے اور INTENSIVE CARE میں سسکاٹون کے ہسپتال میں زیر علاج ہے۔

○ مکرم محمد رفیق صاحب چک ۱۸ بہوڑو ضلع شیخوپورہ ٹیٹنس (TETNUS) کے شدید حملہ کی وجہ سے سول ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم ڈاکٹر محمد احمد اعجاز صاحب پروفیسر ورجینیا یونیورسٹی دماغ کے سرطان کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم طاہر احمد صاحب لنگاہ آف اورحماں بیمار ہیں اور سول ہسپتال بھابڑہ میں داخل ہیں

○ مکرم ملک ناصر احمد صاحب اعوان گیس کے چولہے کی آگ بھڑک اٹھنے سے جھلس گئے ہیں۔ ہسپتال کے ایمرجنسی روم میں زیر علاج ہیں حالت انتہائی تشویشناک ہے۔

○ مکرم سید محمد اکرم صاحب محلہ دار العلوم غربی کا ہرنیا کا اپریشن فضل عمر ہسپتال میں ہوا ہے۔

○ مکرم ملک عطاء اللہ صاحب چوڑا سکھ علیل ہیں اور زیر علاج ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

اعلان دار القضاء

(ظفر اقبال صاحب بابت ترکہ چوہدری فتح الدین صاحب آف چک ۴۰/۳ آر ڈاکخانہ خاص تحصیل وضلع اوکاڑہ)

○ مکرم ظفر اقبال صاحب آف چک ۴۰/۳ آر ڈاکخانہ خاص تحصیل وضلع اوکاڑہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم چوہدری فتح الدین صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ میں نے ایک پلاٹ ۲/۶ دار النصر شرقی ربوہ خرید کر ان کے نام امانتاً کروایا تھا۔ یہ پلاٹ میرے نام منتقل فرمایا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱:۔ مکرم اقبال صلاح الدین صاحب (بیٹا)
۲: " منور احمد صاحب -"-
۳: " ناصر احمد صاحب -"-
۴: " رفیق احمد صاحب -"-
۵: شفیق احمد صاحب -"-
۶: " بشارت احمد صاحب -"-
۷: " طاہر سعید صاحب -"-
۸: ظفر اقبال صاحب -"-
۹: محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ بیٹی
۱۰: " امتہ الغفور صاحبہ "
۱۱: " نسیم اختر صاحبہ "

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو (۳۰) تیس دن کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(منیر احمد صاحب بابت ترکہ چوہدری اللہ دتہ صاحب)

○ مکرم منیر احمد صاحب ولد چوہدری غلام حسین صاحب آف اللہ دس سائیکل ورکس رحمت بازار ربوہ نے درخواست دی ہے کہ اُن کے دادا مکرم چوہدری اللہ دتہ صاحب ولد میاں گھما صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ انہوں نے اپنی زندگی میں اپنا پلاٹ نمبر ۴۸/۱ دار الرحمت (فیکٹری ایریا) ربوہ میرے نام منتقل کروانے کیلئے کمیٹی آبادی میں درخواست دی تھی۔ مگر پلاٹ منتقل ہونے سے قبل ہی وفات پا گئے۔ لہذا اب یہ پلاٹ میرے نام منتقل کیا جائے۔ اُن کے تمام ورثاء اس سے متفق ہیں۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱:۔ مکرم منیر احمد صاحب ولد غلام حسین صاحب (پوتا)
۲:۔ " عطاء اللہ صاحب (بیٹا)
۳:۔ " ہاجرہ بی بی صاحبہ (بیٹی)
۴: " صادقہ بی بی صاحبہ (-"-)
۵: " سعیدہ بی بی صاحبہ (-"-)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(اعزاز محمود صاحب خالد زبیری بابت ترکہ سید احتجاج علی صاحب زبیری)

○ مکرم اعزاز محمود خالد صاحب زبیری مکان نمبر ۱۶۹۔ سی اٹک شہر نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم سید احتجاج علی صاحب زبیری بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے دو پلاٹ نمبر ۶/۵ ۴/۷ محلہ دار العلوم شرقی ربوہ جو بروئے فیصلہ دار القضاء مورخہ ۹ راکتوبر ۹۱ء سب ورثاء کے نام مشترکہ طور پر منتقل کئے گئے ہیں وہ دونوں پلاٹ خاکسار کے نام منتقل کئے جائیں۔ سب ورثاء اس سے متفق ہیں۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱: مکرمہ فہمیدہ بیگم اختر صاحبہ بیوہ
۲: " فرحت ایاز صاحبہ دختر
۳: مکرم افتخار محمود زبیری صاحب پسر
۴: " ایاز محمود زبیری صاحب -"-
۵: " اعزاز محمود خالد زبیری صاحب -"-

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

بقیہ: صا سے آگے

میں ہم کھانا نہیں کھاتے مگر ہمارے دل کو تکلیف نہیں ہوتی۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ یہ تکلیف ہم نے خود اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنے نفس پر وارد کی ہوئی ہے لیکن جس کے پاس کھانا نہ ہو اسے اپنی بے چارگی کا احساس بہت زیادہ تکلیف دیتا ہے۔ پس اگر کوئی شخص بھوکا ہو تو اسے اپنے کھانوں میں سے تھوڑا تھوڑا نکال کر دے دینا چاہیئے۔ اس لئے خود بھی کوئی تکلیف نہیں ہوگی اور اسے کھانا بھی مل جائے گا۔ میں نے اکثر دیکھا ہے اگر انسان اپنی غذا میں کمی کر دے تو تھوڑی پر ہی گذارہ ہو جاتا ہے اور اگر زیادہ غذا کی عادت ڈال لے۔ تو زیادہ کھائے۔ بغیر چین نہیں آتا۔ دعوتوں کے موقعہ پر بعض ٹھونس ٹھونس کر کھاتے ہیں اور بعض تھوڑا سا کھا لیتے ہیں تو ان کا بھی گذارہ ہو جاتا ہے پس یہ کوئی ایسی چیز نہیں جو لاعلاج ہو۔ جب تمام محلے والے اس ذمہ داری کو محسوس کر لیں کہ ان میں کوئی فاقہ زدہ نہ ہو"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ دسمبر ۱۹۳۴ء)

بقیہ: صا۶ سے آگے

باتوں سے بچنا چاہیئے۔

آپ بہت سادگی پسند تھے۔ ہمیشہ سفید اور شفاف کپڑے پہنتے اور سر پر پگڑی باندھتے۔ آپکا قد چھ فٹ سے بھی زیادہ تھا۔ پگڑی سے اور بھی زیادہ لمبے دکھائی دیتے۔ آپ ہلکی پھلکی غذا کھاتے آپ اس سال جنوری میں ربوہ آئے اس وقت آپکی صحت اچھی تھی۔ لیکن گاؤں سے واپس گئے تو چند دنوں کے بعد یرقان کی وجہ سے بیمار ہو گئے۔ آپ کا علاج ہو رہا تھا لیکن بقول شاعر ـــ

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

صحت بہتری کی طرف مائل ہونے کی بجائے دن بدن گرتی چلی گئی۔ جب آپکو ربوہ لے کر آئے تو آنے سے قبل اپنی جماعت کو وصیت کی کہ جماعت کا کام تندہی سے کرنا اور آپس میں کسی قسم کا اختلاف نہیں ہونا چاہیئے۔ بالکل ایسے ہی اتفاق سے رہنا جس طرح پہلے رہتے رہے ہو اور جماعت میں کسی قسم کا خلاء پیدا نہیں ہونا چاہیئے۔

آپ مہمان نواز تھے اور انکی یہی کوشش ہوتی کہ مہمانوں کی ایسی خدمت کی جائے کہ کسی کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ آپ مربیان سلسلہ سے بہت لگاؤ رکھتے۔ انکا احترام کرتے اور سب مہمانوں کو گھر میں ٹھہراتے اور ان کی خاطر و مدارات بھر پور طریقے سے کرتے اور ہماری نانی امی برابر کی شریک ہوتیں۔ آپ خود کھانا پکا کر بھجواتیں جب آپ ربوہ آئے تو دس دن تک فضل عمر ہسپتال میں داخل رہے۔ پانچ دن تو بالکل بے ہوشی کی حالت میں رہے۔ ڈاکٹروں نے سر توڑ کوشش کی لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا۔ اس طرح تین اور چار اپریل کی درمیانی شب ۱۲ بج کر ۲۰ منٹ پر ہم سب کو غمزدہ چھوڑ کر اپنے حقیقی مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔

ع بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

۴ اپریل بروز جمعرات ۸ ررمضان المبارک صبح نو بجے آپکی نماز جنازہ احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں مولانا سلطان محمود صاحب انور نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال نے دعا کروائی۔

بقیہ: صا۵ سے آگے

لوگ ۴۴ ملین ہیں۔ امریکہ میں اس وقت جو بیرونی لوگ رہ رہے ہیں وہ تاریخ میں تعداد میں سب سے زیادہ ہے۔ اگرچہ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ملک کے کئی حصے ابھی تک ایسے ہیں جہاں مزید آبادی کی ضرورت ہے۔ وہاں پر بیرونی لوگ بالکل نہیں پائے جاتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ پنجاب کا ۵۷ ارکروڑ روپے کا فاضل بجٹ پیش کر دیا گیا۔ ۵۷ ارب ۱۴۱ کروڑ روپے کے بجٹ میں وسائل کا تخمینہ ۴۵ ارب ۱۱ کروڑ لگایا گیا ہے۔ جبکہ غیر ترقیاتی اخراجات ۳۴ ارب ۳۶ کروڑ روپے متوقع ہیں۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لئے رقم میں ۳۲ فیصد اضافہ کر دیا گیا ہے۔ جائیداد کی رجسٹریوں پر ڈیوٹی بڑھا دی گئی۔ ہر دیہی گھر ۸ روپے ادا کرے گا۔ تفریحی مقامات اور گھڑ دوڑ پر ڈیوٹی لگ گئی۔ سینما ٹیکس ۱۰۰ فیصد سے کم کر کے ۶۵ کر دیا گیا۔ دو سال پرانے تفریحی پارکوں فن لینڈ دیگر تفریحی مقامات پر ۱۰ فیصد اور اس سے زیادہ کی صورت میں ۲۵ فیصد ڈیوٹی وصول کی جائے گی۔

○ وزیر اعظم کی طرف سے سندھ کی ترقی کے لئے ۵ ارب روپے کے پروگرام کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس پروگرام کے تحت ۱۵ سو ڈاکٹروں، ایک ہزار انجینئروں ۵ سو زرعی گریجوایٹوں، عمرانیات کے ایک ہزار پوسٹ گریجویٹوں اور ۱۰ ہزار اساتذہ کو ملازمت دی جائے گی۔

○ سندھ میں ڈاکوؤں اور دہشت گردوں کے خلاف آپریشن کا دوسرا مرحلہ شروع ہو رہا ہے۔ اس منصوبے کی بہت بہتر منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ مجرموں کے فرار کا کوئی راستہ نہیں چھوڑا گیا۔ مجرموں کی گرفتاری کے بعد انکی ضمانت کا راستہ بند کرنے کے بھی اقدامات کر لئے گئے ہیں۔

○ ملک بھر کے تعلیمی ادارے موسم گرما کی تعطیلات کے لئے ۱۵ جون سے ۳۱ اگست تک بند رہیں گے۔

○ آل پارٹیز کانفرنس نے سندھ میں فوجی آپریشن پر غور کرنے کے لئے ۱۷ جون کو اے پی سی کے تمام جماعتوں کے سربراہوں کا اجلاس طلب کر لیا ہے۔ نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ فوجی آپریشن کے لئے سیاسی جماعتوں کو اعتماد میں لیا جانا ضروری ہے۔ انہوں نے سندھ کی صورتحال کو تشویشناک قرار دیا۔

○ پاکستان ریلوے کی لیبر یونین پریم اور دوسری یونین مسلم لیبر یونین کے کارکنوں کے درمیان تصادم کے نتیجے میں ٹرینوں کی آمدورفت روک دی گئی۔ ٹرینوں کی آمدورفت پریم یونین نے کی تھی۔

○ ملک بھر میں ۲۲ لاکھ کلرکوں نے تین دن کے لئے قلم چھوڑ ہڑتال شروع کر دی ہے۔ وفاقی اور صوبائی محکموں میں کام بند ہو گیا ہے۔

○ اس سال پنجاب میں لڑکوں کے لئے ۶۲۵ اور لڑکیوں کے لئے ۱۸۲۵ نئے سکول کھلیں گے۔

○ پاکستان نے بی ایم ڈبلیو ہاکی ٹورنامنٹ جیت لیا۔ پاکستان نے آخری میچ میں ہالینڈ کو ایک کے مقابلے میں دو گولوں سے ہرا دیا۔

○ امسال بھی ملک میں دو عیدیں منائی جائیں گی۔ مردان کے علماء نے ۱۱ جون کو عید منانے کا اعلان کر دیا ہے۔

○ پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن کے ملازمین نے ۲۱ جون سے احتجاجی تحریک کا اعلان کر دیا ہے۔ ملازمین نے کہا ہے کہ اگر ان کے مطالبات تسلیم نہ ہوئے تو ۳۰ جون سے غیر معینہ مدت کے لئے ہڑتال کر دی جائے گی۔

○ وفاقی وزیر حاجی غلام احمد بلور نے جن کا تعلق اے این پی سے ہے۔ کہا ہے کہ دفاع پر ۷۵ فیصد رقم خرچ کرنے کی بجائے دشمنوں کو بات چیت سے "ختم" کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ دفاعی اخراجات اور قرضوں پر سود کی ادائیگی کے بعد ترقیاتی کاموں کے لئے کچھ نہیں رہتا۔

○ تنظیم آزادئ فلسطین کے دو گروہوں "الفتح" اور "حماس" میں مفاہمت ہو گئی ہے۔ دونوں گروپوں کے نمائندوں نے مشترکہ سمجھوتے پر دستخط کر دیئے ہیں۔

○ وفاقی وزیر اطلاعات عبدالستار لالیکا نے کہا ہے کہ وزیر اعظم سندھ کے عوام کے زخموں پر مرہم رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں انہوں نے کہا کہ سندھ کے عوام نے آپریشن شروع ہونے پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ وہ دہشت گردوں اور ڈاکوؤں کے خاتمے کے لئے پولیس اور فوج سے بھرپور تعاون کر رہے ہیں۔

○ وزیر داخلہ نے بتایا ہے کہ سندھ کے ڈاکوؤں کی فہرستیں پنجاب اور بلوچستان کی حکومتوں کو فراہم کر دی گئی ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر نے کہا ہے کہ سیاسی جدوجہد میں پیپلز پارٹی اپنی ساتھی سیاسی جماعتوں سے پیچھے نہیں رہے گی۔ انہوں نے آل پارٹیز کانفرنس کے کنوینر نوابزادہ نصراللہ خاں کے نام اپنے پیغام میں کہا کہ اے پی سی اور پیپلز پارٹی کے درمیان اختلافات کے فسانے گھڑنا افسوسناک ہے انہوں نے کارکنوں کو ہدایت کی کہ وہ ۱۹ جون کے لاہور کے جلسہ میں بھرپور اور روایتی طریق سے شرکت کریں۔

○ جے یو آئی کے مولانا فضل الرحمن نے حالیہ فرقہ وارانہ فسادات کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ مذہبی جھگڑے گہری سازش کی ابتداء ہیں انہوں نے کہا کہ ایک نئی حکمت عملی کے تحت مذہبی جھگڑوں کی ابتداء کروائی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے عناصر کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں جو مذہب کے نام پر تخریب کاری میں ملوث ہوں۔

○ پشاور کسٹم نے ایک کھرب روپے کی مالیت کی ضبط شدہ منشیات کو نذر آتش کر دیا۔

اعلان تعطیل

عید کے موقع پر روزنامہ الفضل کے دفاتر بند رہیں گے۔ لہٰذا ۱۱ تا ۱۴ جون پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینجر)

حبوب مفید اطہرا

چھوٹی شیشی ۱۶ روپے، بڑی شیشی ۴۸ روپے

اکسیر اولاد نرینہ (کورس)

مکمل کورس ۱۵۰/ روپے

زد جام عشق خاص

چار صد اسی (۴۸۰) روپے

ناصر دواخانہ ربوہ فون ۶۳۴

ضرورت برائے لیڈیز ٹیلر

ہمیں اپنی فیکٹری واقع ۱۸/۲۱ دارالرحمت وسطی کیلئے ایک لیڈیز ٹیلر برائے ریڈی میڈ گارمنٹس فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ معقول اور حسب لیاقت و تجربہ ہوگی۔ تجربہ رکھنے والی خواتین فوراً رابطہ کریں۔

مینجنگ ڈائریکٹر صہبا انڈسٹریل ہوم ۱۸/۲۱ دارالرحمت وسطی ربوہ فون نمبر ۷۸۳

ران روسٹ کا بہترین انتظام

عید کے موقع پر ہمیں خدمت کا موقع دیں

لذت اور مزے کا ایک انوکھا انداز

(عید کے بعد دو نئے آئٹمز بریڈ رول اور بوٹی کباب پیش کئے جائیں گے)

لذیذ چرغہ ہاؤس کالج روڈ ربوہ

فون: دکان ۹۱۸ گھر ۸۰۱

برائے فروخت

۱۔ ایک مکان محلہ دارالفضل نزد آٹے کی چکی ۲ کنال جگہ، ۷ کمرے میٹھا پانی بجلی فل ووٹیج۔ سوئی گیس کی پائپ بچھا دی گئی ہے۔ ۲۔ ایک عدد فریج اچھی حالت میں۔ ۳۔ ایک عدد پنکھا پیڈسٹل۔

پاک لینڈ ٹریڈرز۔ اقصیٰ چوک۔ ربوہ

اعلان فروخت اراضی

پنڈی بھٹیاں شہر کے قریب ۲۵ ایکڑ زرعی اراضی جس میں ٹیوب ویل اور رہائش کیلئے مکان بنا ہوا ہے قابل فروخت ہے مالکان کا اندازہ قیمت کم از کم بیس لاکھ روپے ہے۔ خواہشمند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کریں۔

"ط" معرفت روزنامہ الفضل۔ ربوہ